السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زکوۃ وفطرہ وکھال قربانی کتنے آدمی پر تقسیم کئے جاتے ہیں اس کا جواب قرآن واحادیث سے بیان فرمایئے بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقـٰتُ لِلفُقَراءِ وَالمَسـٰكينِ وَالعـٰمِلينَ عَلَيها وَالمُؤَلَّفَةِ قُلوبُهُم وَفِى الرِّقابِ وَالغـٰرِمينَ وَفى سَبيلِ اللَّهِ وَابنِ السَّبيلِ فَريضَةً مِنَ اللَّهِ ۝٦٠ ... سورة التوبة

یعنی زکوۃ فقیروں کےلیے ہے اور مسکینوں کےلیے ہے اوران لوگوں کےلیے ہے جواس پر عامل ہوں اور مؤلفۃ القلوب کےلیے ہے اورگردن چھوڑانے کےلیے ہے اور قرض داروں کےلیے ہے اوراللہ کی راہ میں صرف کرنے کےلیے ہے اورمسافر کےلیے ہے اورفطرہ بھی انہیں آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ کوزکوۃ فرمایا ہے چنانچہ فرمایا:

"فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ،"[2]

اورابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ - صلی اللہ علیہ وسلم - زَكَاةَ الفِطْرِ"[3]

اورکھال قربانی کا وہی حکم ہے جوکھال ہادی کا حکم ہے اورکھال ہادی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مسکینوں کوبانٹ دیں صحیحین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

"قال: أمرني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أقوم علی بدنہ وأن أقسم جلودہا وجلالہا وأن لا أُعطی الجازر شیئاً منہا"[4]

سبل السلام میں ہے:

"وَحُكْمُ الْأُضْحِيَةِ حُكْمُ الْهَدْيِ فِي أَنَّهُ لَا يُبَاعُ لَحْمُهَا وَلَا جِلْدُهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا" (واللہ اعلم بالصواب)

(سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ جوصدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کردے تووہ زکوۃ مقبول ہے۔

[2] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کو فرض قرار دیا۔

[3] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کی قربانی کا گوشت کھالیں اورپالان وغیرہ مسکینوں پر تقسیم کردوں اورقصاب کی اجرت اس میں سے نہ دوں۔

[4] ۔ قربانی کا حکم ہادی کا حکم ہے اس کے گوشت اورچمڑے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اورنہ ہی قصاب کواس میں سے اجرت دی جاسکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ